انیس سالکاں

ربیع الاول ۱۴۴۵ھ / اکتوبر 2023

سلسلہ اشاعت نمبر: 106

ربیع النور

میں قیامت کے دن اولاد آدم علیہ السلام کا سردار ہوں گا اور میں کوئی فخر نہیں کرتا، میرے ہی ہاتھ میں حمد الٰہی کا جھنڈا ہوگا اور میں کوئی فخر نہیں کرتا اس دن آدم علیہ السلام سمیت ہر نبی میرے جھنڈے تلے ہوگا، میں ہی وہ شخص ہوں جسکی قبر کی زمین سے پہلے پھٹے گی اور میں کوئی فخر نہیں کرتا۔

(سنن الترمذی:3615، ابواب المناقب، باب فی فضل النبی ﷺ)

دربار عالیہ چراغیہ لاہور
دارالعلوم جامعہ چراغیہ گوجرہ کا ترجمان

انیس سالکاں

ربیع الاوّل 1445ھ / اکتوبر 2023ء

سلسلہ اشاعت نمبر 106

بفیضانِ نظرِ کرم

امام طریقت، قطب مدار، حضور قبلہ عالم

حضرت پیر سید محمد چراغ علی شاہ صاحب مراڑوی

بظلِ عاطفت

جانشین قطب مدار، فخر الاولیاء

حضرت پیر سید محمد انیس المجتبیٰ ضیاء الحسن شاہ صاحب مراڑوی

زیرِ سرپرستی

جگر گوشہ حضور قبلہ عالم نما

حضور صاحبزادہ الحاج پیر سید محمد ذیشان المجتبیٰ ضیاء الحسن شاہ صاحب

مرکزی سجادہ نشین دربار عالیہ چراغیہ پیر کالونی شریف والٹن کینٹ لاہور

زیرِ نگرانی

صاحبزادہ الحاج پیر سید محمد احسان المجتبیٰ ضیاء الحسن شاہ صاحب

صدر دارالعلوم جامعہ چراغیہ گوجرہ

صاحبزادہ الحافظ الحاج پیر سید محمد عثمان المجتبیٰ ضیاء الحسن شاہ صاحب

ناظمِ اعلیٰ دارالعلوم جامعہ چراغیہ گوجرہ

مدیر

پروفیسر محمد فیض الرسول صاحب

معاون مدیر

علامہ مولانا قاری غلام یٰسین صاحب

مجلس مشاورت

علامہ مولانا محمد الیاس، پروفیسر ڈاکٹر مجاہد احمد، علامہ مولانا قاری محمد زوار بہادر

علامہ مولانا حافظ ضیاء المصطفیٰ، علامہ مولانا محمد جاوید، علامہ مولانا قاری سید محمد سلیم شاہ

حافظ عبد العلی شہزاد، علامہ مولانا الطاف احمد جمالی

مجلس اشاعت

ہدیہ فی شمارہ 30 روپے

جناب عبدالرؤف صاحب، حافظ محمد صدیق صاحب
حافظ محمد علی نواز صاحب، جناب محمد احمد حسن صاحب

042-36675174
contactus@aneesesalikan.com
aneesesalikan@gmail.com
website: www.aneesesalikan.com

مرکزی دفتر: مرکزی دارالعلوم جامعہ چراغیہ رضویہ گوجرہ
046-3510811
046-3512801

حسن ترتیب

مضامین		صفحہ نمبر
اداریہ	حافظ قمر عباس صاحب	3
حمد باری تعالی	پیر سید نصیر الدین نصیر شاہ گیلانی گولڑویؒ	4
نعت رسول ﷺ مقبول	جناب جمیل مستانہ صاحب	6
منقبت حسن حضور قبلہ عالم	جناب جمیل مستانہ صاحب	7
درس قرآن مجید	مولانا مفتی غلام یٰسین نقشبندی صاحب	8
درس بخاری	مولانا مفتی غلام یٰسین نقشبندی صاحب	11
پیغامِ مرشدِ کریم حضور پیر سید محمد ذیشان المجتبیٰ ضیاء الحسن شاہ صاحب	حضور پیر سید محمد ذیشان المجتبیٰ ضیاء الحسن شاہ صاحب	16
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ	حافظ کریم اللہ چشتی صاحب	19
تعلیم میں استاد کی اہمیت	جناب خواجہ حسنین اویسی صاحب	24
ایلو ویرا کے فائدے	ڈاکٹر مغیرہ بدر صاحب	27
اخبار سالکاں	احمد حسن منظور	32

انیس سالکاں خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی تحفہ دیں۔

اگر آپ کے پاس حضور قبلہ عالم یا حضور قبلہ نما رحمتہ اللہ علیہ سے کوئی یادگار ملاقات یا آپ کی سیرت و کردار کے حوالے سے کوئی بات یا واقعہ آپ کے علم میں ہو تو آپ اسے لکھ کر نیچے دیے گئے پتہ پر ارسال کریں۔۔ اگر یہ بھی ممکن نہیں تو موبائل فون پر ریکارڈ کروا دیں۔ رابطہ نمبر 0333-4544062

اداریہ

(عید میلاد النبی ﷺ کا اہتمام)

قرآن مجید کے مطابق انسان انتہائی تیز طبیعت رکھتا ہے۔ انسان بہت سی ضروریات کا تابع ہے۔ کچھ ضروریات کا تعلق جسم سے ہوتا ہے جبکہ کچھ کا تعلق روح سے۔ کھانا، پینا، لباس اور رہائش ان کا تعلق جسمانی ضروریات سے ہے۔ دوسری جانب اگر روح کی بات کریں تو سائیکولوجی (Psychology) کے مطابق انسان کی سب سے بڑی ضرورت اسکے جذبات (Emotions) ہیں۔خوشی، غمی، غصہ اور صبر یہ جذبات (Emotions) میں آتا ہے۔

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ یہ نہ صرف انسانوں کو زندگی گزارنے کا طریقہ بتاتا ہے بلکہ انسان کی ہر ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ ہر سال میں ایک دن ایسا آتا ہے جسے انتہائی خوشی سے منایا جاتا ہے۔ پانی اور کھانے کی سبیلیں لگائی جاتی ہیں۔ امیر ہو یا غریب ہر کسی کو مفت کھانا پانی اور طرح طرح کھانے مفت میسر آتے ہیں۔ لوگ صاف ستھرے کپڑے پہنتے ہیں۔ مساجد کا رخ کرتے ہیں۔ جلوس کا اہتمام کرتے ہیں۔ قرآن مجید اور نعت شریف کی محافل کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ایک دوسرے کو مبارک باد دی جاتی ہے۔ الغرض نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائشِ بابرکت کا دن ہر شخص کیلئے بالخصوص مسلمانوں کیلئے ایک خوشی و مسرت کا دن بن جاتا ہے۔ آج کے پرفتن اور پریشانی کے دور میں 12 ربیع الاول کا دن عید کا دن ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: **واما بنعمت ربک فحدث**o (ترجمہ: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو)

نیز فرمایا:

(ترجمہ: بیشک اللہ نے ایمان والوں پر بڑا احسان فرمایا جب ان میں ایک رسول ﷺ مبعوث فرمایا جو انہی میں سے ہے۔ وہ ان کے سامنے اللہ کی آیتیں تلاوت فرماتا اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ یہ لوگ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔)

اس ضمن میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں اس دن کن کن چیزوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

- ☆...... سب سے پہلے ہمیں اس دن کو منانے کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔
- ☆...... اپنے اردگرد غریب مساکین اور یتیموں کو تلاش کریں اور جتنا ہو سکے ان کی ضروریات کو پورا کرنا چاہیے۔ ایسے لوگوں کو دعوت دینی چاہیے۔ ان کی خدمت کرنی چاہیے۔
- ☆...... اس دن خاص طور پر خوشیاں ضرور منائیں۔ لیکن کوئی بھی عمل قرآن وسنت سے باہر نہ ہو۔
- ☆...... اس دن اپنے اردگرد لوگوں کو دعوت دیں۔ اور ان کو نماز کی دعوت دیں۔ کیونکہ میرے آقا و مولا حضور پیر سید محمد ذیشان المجتبیٰ شاہ صاحب بارہا نماز کی تلقین فرمائی ہے۔ ماہِ مبارک میں قرآن شریف اور کثرت سے درود و سلام کی محافل کا اہتمام کریں۔

☆☆☆

حمد باری تعالیٰ

(پیر سید نصیر الدین نصیر گیلانی گولڑوی)

جب تولیں گے عمل سب کے میزان پر
تب کھولیں گے کے کھوٹا کھرا کون ہے

کون سنتا ہے فریاد مظلوم کی
کس کے ہاتھوں میں کنجی ہے معصوم کی

رزق پہ کس کے پلتیں ہیں شاہوں گدا
مسندارا بزم عطا کون ہے

سب کا آقا ہے تو سب کو دیتا ہے تو
تیرے بندوں کا تیرے سوا کون ہے

اولیا تیرے محتاج اے رب کل
تیرے بندے ہیں سب انبیا اور رسول

انکی عزت کا بائث نسبت تیری
انکی پہچان تیرے سوا کون ہے

ہے خبر بھی وہی مو بتادا بھی وہی
ناخدا بھی وہی ہے خدا بھی وہی

جو ہے سارے جہانوں میں جلوہ نما
اس احد کے سوا دوسرا کون ہے

سب کا داتا ہے تو سب کو دیتا ہے تو
تیرے بندوں کا تیرے سوا کون ہے

انبیاء اولیاء اہل بیت نبی
تاں بینون صحابہ پہ جب آ بنی

گر کے سجدے میں سب نے یہی عرض کی
تو نہیں ہے تو مشکل کشا کون ہے

سب کا داتا ہے تو سب کو دیتا ہے تو
تیرے بندوں کا تیرے سوا کون ہے

اہل فکروں نظر جانتے ہیں تجھے
کچھ نا ہونے پہ بھی مانتی ہیں تجھے
اے نصیر اِس کو تو فازلی باری سمجھ
ورنہ تیری طرف دیکھتا کون ہے
کس سے مانگے کہاں جائیں کس سے کہیں
اور دُنیا میں حاجت رواں کون ہے
سب کا داتا ہے تو سب کو دیتا ہے تو
تیرے بندوں کا تیرے سوا کون ہے

☆☆☆

پیارے آقا ﷺ کی حدیث شریف:

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: »اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتُّقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى .«رَوَاهُ مُسلم

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ’’اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقوی اور عفت اور تونگری کا سوال کرتا ہوں۔‘‘ رواہ مسلم۔

Mishkat ul Masabih#2484

دعاؤں کا بیان

Status: صحیح ☆☆☆

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دن بڑا سوہنا ایں رات بڑی سوہنی ایں
دیکھو دیکھو اُون والی زات بڑی سوہنی ایں

جھڑے ویلے آیا اے حبیب سوہنے رب دا
اوہ دن بڑا سوہنا ایں رات بڑی سوہنی ایں

چن عبداللہ دا تے آمنہ دا جایا اے
جھدے آئیاں ہوئی کائنات بڑی سوہنی ایں

ساریاں ایں دائیاں چوں سعدیہ حلیماں دے
لیکھ بڑے سوہنے نے صفات بڑی سوہنی ایں

سوہنے دیاں شاناں ویکھو کھول کے قرآن نوں
رب نے جو نعت آکھی نعت بڑی سوہنی ایں

جگ سارا موہ لیا آپ دی اداواں نے
خلق بڑا سوہنا گل بات بڑی سوہنی ایں

صدقہ نواسیاں دا منگ لے حضور توں
طیبہ وچوں اوندی جو خیرات بڑی سوہنی ایں

نیزے اُتے چڑھ کے نبی دے نواسے نے
کیتی جو قرآن دی قرات بڑی سوہنی ایں

بعض اصحابہؓ دا نہ بغض اہلبیت دا
سُنیو مبارکاں جماعت بڑی سوہنی ایں

نبی ﷺ دی ناموس لئی توں مرستا نہ
مر کے جو ملدی حیات بڑی سوہنی ایں

☆☆☆☆

منقبت بحضور قبلہ عالم

(جناب جمیل مستانہ)

مراڑے والیا تیرا جگ تے نہ ثانی ایں　　　لائی اے جاگ جینے بالیا چراغ جینے
علی پور والا سوہنا پیر لاثانی ایں۔۔

جگ توں انوکھا پیرا تیرا خاندان ایں　　　سوچاں نالوں اچی میرے پیرا تیری شان ایں
ایویں تے نہیں ہوئی تیری دنیاں دیوانی ایں۔۔

لجپالا ساڈے لئی اسانیاں توں کردے　　　ساڈے اتے آج مہربانیاں توں کردے
شاہ لاثانی جیویں کیتی مہربانی ایں۔۔

دل دے چراغ پیرا لکھاں دے توں بالے نے　　　شاناں والے لکھاں پیرا تیرے متوالے نے
ویکھاں جھنوں اوہو لگدا تیرا ای مانی ایں۔۔

خاص غلاماں وچ اج سانوں چن لے　　　صدقہ اپنے فیض دا اج ساڈی سن لے
مک تے نہیں چلیا تیرا فیض روحانی ایں۔۔

ایویں نئیں مقام تینوں ملیا پیاریا　　　پیر لاثانی اتوں گھر توں ایں واریا
پیارے لاثانی کیتا تینوں وی لاثانی ایں۔۔

ملی مستانے جھڑی مستی تے نازاے　　　نسبت تیری میرے واسطے اعزازاے
میرے لجپال ساڈے دل دا توں جانی ایں۔۔

☆☆☆☆

وَعَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مِنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ .«رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت جریرؓ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ”نرمی سے محروم شخص (ہر قسم کی) خیر و بھلائی سے محروم ہے۔“ رواہ مسلم۔

Mishkat ul Masabih#5069

آداب کا بیان **Status:** صحیح

درس قرآن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(حضرت علامہ مولانا مفتی غلام یٰسین نقشبندی صاحب صدر مدرس جامعہ چراغیہ رضویہ گوجرہ بحوالہ تفسیر نعیمی)

وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّۃِ ہُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ

اور وہ جو ایمان لائے اور کیا انہوں نے نیکیوں کو یہ لوگ جنت والے ہیں-اس کے ہمیشہ رہنے والے ہیں-

اس آیت کا پچھلی آیتوں سے چند طرح تعلق ہے۔ پہلا تعلق: اس سے پہلے دائمی جہنمیوں کا ذکر ہوا تھا۔اب دائمی جنتیوں کا تذکرہ ہو رہا ہے کیونکہ ہر چیز اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے۔ دوسرا تعلق اس سے پہلے جہنم میں پھنسانے والے عیوب بتائے گئے تھے اب جہنم سے بچانے والے صفات کا ذکر ہے۔تا کہ لوگ ان سے بچیں اور یہ صفتیں اختیار کریں۔تیسرا تعلق اس سے پہلے علمائے یہود کی غلط بیانی بتا کر اس کی تردید کی گئی اب اس غلط بیانی کی وجہ بتائی جا رہی ہے اور فرمایا جا رہا ہے کہ توریت وغیرہ میں مومنین کے لئے وعدہ مغفرت کیا گیا تھا نہ کہ کفار کے لئے ان بیوقوفوں نے کفار کو بھی اس میں داخل سمجھ لیا۔ یہ آیت بھی **بَلٰی** کے تحت میں ہے، چوتھا تعلق اس سے پہلے رب کے قہر کا ذکر ہوا تھا۔ اب اس کی رحمت کا ذکر ہے تا کہ سننے والوں کو خوف اور امید حاصل ہو جس پر ایمان کا دارو مدار ہے۔

تفسیر:

وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا جو لوگ علم الٰہی میں مومن ہیں یا وہ جو خاتمہ کے وقت ایمان پر رہے یا وہ جن کو ایمان معتبر نصیب ہوا اور اس کے ساتھ ہی **وَعَمِلُوا الصلحت** انہوں نے شائستہ اعمال بھی کئے۔یعنی بقدر طاقت عبادات معاملات میں درست رہے۔ بقدر طاقت کی اس لئے قید لگائی کہ بعض مومنین کو اعمال کرنے کا موقع ہی نہیں ملتا جیسے دیوانے اور نابالغ بچے اور وہ جو ایمان لاتے ہی مر جائیں اور موقعہ پانے والوں میں بھی مختلف لوگ ہیں۔مساکین صرف نماز وروزہ کا موقعہ پاتے ہیں۔ مالدار حج اور زکوٰۃ کا بھی وغیرہ وغیرہ یہ لفظ ان سب کو شامل ہے **اولیک أصحب الجنۃِ** یہی لوگ جن کے دل نور ایمانی سے روشن اور بدن گناہوں کی گندگی سے پاک ہیں۔ وہ جنت والے ہیں یعنی جنت ان کو لازم ہے اور وہ دوزخ میں کبھی جائیں گے نہیں۔خیال رہے کہ نیک اعمال کی قید جنت والا ہونے کے لئے ہے کیونکہ گنہگار مسلمان اگر چہ جنت میں پہنچ تو جائیں گے لیکن ان کا جنت والا ہونا یقینی نہیں جنت والا وہ ہے جو شروع سے جنت میں جائے۔ سزا بالکل نہ پائے۔**ھم فیھا خلدون** وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔یعنی جیسے پہلے فرقہ کی سزا دائمی ہے کیونکہ اس کے پاس نہ ایمان ہے نہ نیک عمل ایسے ہی اس فرقے کی جزا دائمی کیونکہ اس کے پاس ایمان بھی ہے اور نیک عمل بھی۔ خیال رہے کہ دوزخ صرف اپنے کفر یا گناہ کے باعث ملے گی۔**مگر جنت** ملنے کے تین طریقے ہیں اپنے اعمال سے یہ جنت کسبی ہے جیسے تمام مومنوں کا جنت میں جانا، دوسروں کے اعمال کے طفیل اسے جنت وہبی کہا جاتا ہے۔ جیسے مسلمانوں کے چھوٹے فوت شدہ بچے، بلا اعمال و بلا وسیلہ اسے جنت کہا جاتا ہے۔ جیسے وہ مخلوق جو جنت بھرنے کے لئے پیدا کی جاوے گی اس جیسی تمام آیات میں پہلی قسم یعنی کسبی کا ذکر ہے لہذا آیات پر کوئی اعتراض نہیں اور نہ ہی یہ آیت دوسری آیتوں کے خلاف ہے۔

خلاصہ تفسیر

لوگ چار قسم کے ہیں ایک وہ جو ایمان اور اعمال دونوں سے خالی ہیں ان کا ذکر پہلی آیت میں ہوا کہ وہ ہمیشہ کے جہنمی ہیں دوسرے وہ جو ایمان اور نیک اعمال دونوں رکھتے ہیں۔ ان کا ذکر اس آیت میں ہوا کہ وہ ہمیشہ کے جنتی ہیں۔ وہ فریق دو بچے ایک وہ جن کا ایمان درست اور اعمال خراب یعنی فاسق مسلمان چونکہ یہ اگلے دونوں فریقوں سے ملے ہوئے ہیں عقیدے میں مسلمانوں کے اور اعمال میں کفار کے مشابہ ہیں لہذا ان کی جزاء بھی دونوں فریقوں کی جزاء سے ملی ہوگی ہے کچھ دن جہنم میں رہیں گے پھر جنت میں مکان ہوگا۔ جنت میں رہ کر پھر دوزخ میں نہ آئیں کیونکہ وہاں کسی کو رب ہے اک ہے ہاں گرے کو اٹھانا عین کوم ہے۔ نیز وہ قلب سے مسلمان تھے اور یہ قالب سے کا نہ سکی اکرے اور ان کی درستی کی وجہ ہے اور تار باور ہشت۔ خیال رہے کہ یہ قانونی سزا ہے لیکن اگر رب کرم خسروانہ یا بزرگوں کی شفاعت سے اس کو بالکل بخش دے تو اس کی رحمت ہے۔ چوتھا وہ گردہ جو عقیدہ میں کافر مگر ان کے بعض اعمال اچھے جیسے صدقہ وخیرات کرنے والے کفار۔ ان کے متعلق خواہ یہ کہ لو کہ جو کچھ انہوں نے دنیا میں کھا پی لیا اور آرام پالیا وہ ان کے اعمال کا بدلہ ہوگیا۔ آخرت میں ان کے لئے دائی جہنم کیونکہ وہ قالب سے نیک تھے جو کہ عارضی چیز ہے اور قلب سے بد اور قلب اصلی چیز ہے اسی طرح دنیا میں جو کہ عارضی مقام ہے ان کو جزا دے دی گئی اور آخرت میں جو اصل مقام ہے سزا پائی یا یوں کہ لو کہ کفار کا کوئی عمل نیک ہوتا ہی نہیں کیونکہ نیک اعمال کے لئے ایمان شرط ہے۔ لہذا ان کے صدقہ و خیرات کو عمل صالح نہیں کہہ سکتے اگر چہ بظاہر صالح معلوم ہوتے ہیں جیسے لکڑی کا گھوڑا اور قالین کا شیر کہ سیا صلی گھوڑے اور شیر کے ہم شکل تو ہیں مگر حقیقت نہ گھوڑا ہیں نہ شیر ہی لئے قرآن کریم نے فرمایا کہ کفار کے اعمال اس سفید چک ارایت کی طرح ہیں جس کو پیا سا دور سے دیکھ کر پانی سمجھتا ہے۔

فائدے اس آیت سے چند فائدے حاصل ہوئے۔ پہلا فائدہ یہ کہ ایمان نیک اعمال پر مقدم ہے کیونکہ یہ شرط ہے۔ دوسرا فائدہ یہ کہ ایمان کے بغیر جنت نہیں مل سکتی۔ لیکن نیک اعمال کے بغیر جنت تو ملے گی مگر اس کا مذاب سے بچ جانا یقینی نہیں ممکن ہے کہ پہلے عذاب ہو جائے۔ لہذا اعمال سزا سے بچنے کے لئے ضروری ہیں۔ نیز ایمان سے جنت ملے گی

اور اعمال سے وہاں کے درجات۔ تیسرا فائدہ جنت میں پہنچ کر کوئی نہ نکلے گا مگر جنم سے بہت مخلوق نکلے گی۔

اعتراضات پہلا اعتراض جس طرح بدکار کو کچھ روز جہنم میں رکھ کر جنت میں بھیجا جائے گا۔ اس طرح چاہئے تھا کہ نیکوکار کافر کو کچھ روز جنت میں رکھ کر جہنم میں بھیجا جاتا۔ جواب: آپ کا نہایت نفیس جواب خلاصہ تفسیر میں گذر چکا آپ اپنے عمدہ قالین پر گندے پاؤں والے کو نہیں آنے دیتے رب تعالی بھی اپنے جنت کے قالین پر کافر کی تندی روح کو کیوں آنے دے۔ دوسرا اعتراض اس کی کیا وجہ ہے کہ بعضے مسلمان تو سزا پا کہ جنت میں جائیں گے مگر بعض کی ویسے ہی بخشش ہو ہے۔ جواب مقصود تو ی ہے کہ کوئی میل رون جنت میں پہنچے پہلے ہی اس کو پاک کر دیا جائے۔ جس طرح دنیا میں ہم کسی چیز کو پانی سے پاک کرتے ہیں کسی کو آگ میں رکھ کر اسی طرح پروردگار کسی گنہگار مسلمان کو رحمت کے پانی سے اور کسی کو دوزخ کی آگ سے پاک کر کے جنت میں بھیجے گا۔ سیدہ خود جانتا ہے کہ کون کس لائق ہے۔ تیسرا اعتراض: گندا شیطان آدم علیہ السلام کو بہکانے کے لئے جنت میں کیوں پہنچا۔ جواب: اس کا جنت میں پہنچنا یقینی نہیں۔ جیسا۔ ہم آدم علیہ السلام کے قصے میں تا چکے کہاں نے باہر رہ کر ہی اپنا کام کیا اور اگر گیا بھی ہو تو وہ خدا کا بلایا ہوا نہ گیا کہ خود چور ش طرح وہاں گھس پڑا۔ پھر وہاں سے نکال دیا گیا۔

بلائے جانے میں اور خود گھس جانے میں بڑا فرق ہے۔ چوتھا اعتراض: جب جنت ہمیشگی کی جگہ ہے تو آدم علیہ السلام وہاں سے یعنی باہر بھیجے گئے۔ جواب: جب اعمال کی 17 کے لئے جائیں گے تو وہاں ڈیننگی ہوگی آدم علیہ السلام کی وہ سکونت حوا کی تھی ہیں۔

تفسیر صوفیانہ جو طالبین کہ مومن ہوں اور شیخ طریقت کے اشارہ سے شریعت کے قانون کے مطابق ایسے نیک اعمال کریں جو حقیق پہنچانے والے ہیں وہ ان اصول پر عمل کر کے جنت وصول کے حصول میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور دیدار یار سے قصے اور پھر وہ ہمیشہ اس میں سیر کرتے رہتے ہیں کیونکہ اس راستے کی منازل اور مقاصد کی اگر چہ انتہا ہے لیکن ان کے یہ حد نہیں۔

وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ وَإِذَا أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ .«رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جب تم میں سے کوئی غروب آفتاب سے پہلے نماز عصر کی ایک رکعت پالے تو وہ اپنی نماز مکمل کرے، اور جب وہ طلوع آفتاب سے پہلے نماز فجر کی ایک رکعت پا لے تو وہ اپنی نماز مکمل کرے۔‘‘ رواہ البخاری۔

Mishkat ul Masabih#602

نماز کا بیان **Status** صحیح

درس بخاری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(حضرت علامہ مولانا مفتی غلام یٰسین نقشبندی صاحب صدر مدرس جامعہ چراغیہ رضویہ گوجرہ بحوالہ تفسیر نعیمی)

باب: حُبُّ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ مِنَ الۡإِيمَانِ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت امورِ ایمان سے ہے۔

اس حدیث کی باب کے عنوان سے مطابقت اس طرح ہے کہ اس حدیث میں محبت رسول کا ذکر ہے اور یہی باب کا عنوان ہے۔

محبت رسول کی اقسام:

اس باب میں امام بخاری نے دو حدیثیں روایت کی ہیں اور دونوں کا خلاصہ یہ ہے کہ کامل مومن وہ شخص ہوگا، جو اپنے والد اپنی اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ سے محبت کرتا ہو اس لیے یہ جاننا چاہیے کہ محبت کی اقسام کیا ہیں۔

علامہ ابوالحسین علی بن خلف ابن بطال مالکی متوفی ۴۴۹ھ لکھتے ہیں:

محبت کی تین اقسام ہیں: (۱) اجلال اور عظمت کے ساتھ محبت' جیسے والد کے ساتھ محبت ہوتی ہے (۲) شفقت اور رحمت کے ساتھ محبت جیسے اولاد کے ساتھ محبت ہوتی ہے اور (۳) استحسان اور حسن سلوک کے ساتھ محبت جیسے تمام لوگوں کے ساتھ محبت ہوتی ہے۔ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ جس کا ایمان کامل ہوگا اس کو یہ معلوم ہوگا کہ اس پر رسول اللہ ﷺ کا حق اور آپ کا فضل اس کے والد اس کی اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو گمراہی سے نکال کر ہدایت دی اور اس کو دوزخ سے نجات دی۔ (شرح صحیح البخاری لابن بطال ج ا ص ٦٦ مکتبۃ الرشد ریاض ۱۴۲۰ھ)

قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی اندلسی متوفی ۵۴۴ھ لکھتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ کی محبت کی ایک قسم ہے: آپ کی سنت کی نصرت کرنا اور آپ کی شریعت کی مدافعت کرنا اور

آپ کی زیارت کی تمنا کرنا اور آپ کے اوپر اپنی جان اور مال کو خرچ کرنا۔(اکمال المعلم)

محبت رسول کی کیفیت:

حافظ ابو العباس احمد بن عمر القرطبی المالکی المتوفی ۶۵۲ ھ لکھتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی محبت کا سب کی محبتوں پر راجح ہونا ضروری ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام اجناس میں کامل بنایا ہے اور آپ کو تمام انواع پر فضیلت دی ہے اور آپ میں تمام محاسن ظاہرہ اور باطنہ رکھے ہیں اور آپ کو اخلاق حسنہ اور خصائل جمیلہ کی خصوصیت عطا کی ہے۔ قاضی ابوالفضل نے کہا: جب تک کوئی شخص ہر والد اور ہر اولاد سے آپ کو افضل اعتقاد نہ کرے وہ مومن نہیں ہوسکتا اور اس کے کفر میں کوئی شک نہیں جو آپ کی تعظیم اور اجلال کا عقیدہ نہ رکھے لیکن اس حدیث کا یہ منشاء نہیں ہے کہ آپ کے اعظم ہونے کا عقیدہ آپ کے سب سے زیادہ محبوب ہونے کو مستلزم نہیں ہے کیونکہ کبھی انسان کسی شخص کو بہت عظیم سمجھتا ہے اور اس کی محبت اپنے دل میں نہیں پاتا یہی وجہ ہے کہ جب حضرت عمرؓ نے یہ حدیث سنی کہ تم میں سے اس وقت تک کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں ﷺ اس سے نزدیک اس کے والد اس کی اہلیہ اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں تو حضرت عمر نے کہا: یا رسول اللہ! آپ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہیں سوائے میں کی جان کے آپ نے فرمایا: اے عمر! تمہاری جان سے بھی زیادہ (میر المحبوب ہونا للہ وری ہے " حضرت عمر نے کہا: میر کی جان سے بھی زیادہ آپ محبوب میں آپ نے فرمایا: اب اے عمر! (یعنی اب تمہارا ایمان کامل ہے) (ابن البخاری: ۶۶ ۴۳ مسند احمد ۴۶۳۳) اس حدیث میں یہ تصریح ہے کہ یہ محبت صرف تعظیم کا اعتماد نہیں ہے بلکہ آپ کی تعظیم کے ساتھ آپ کی طرف دل مائل ہو اور جو شخص اپنے دل میں آپ کی طرف سب سے زیدہ ہو یا ان ندار نے اس کا ایمان کامل نہیں نے جیسے حضرت ابونبیان کی بیوی اللہ سے چند نے رسول امامت یا ان سے کہا کہ پہنتے ہیں آپ کے پہرے، سب سے زیادہ ناپسند کرتی تھی اور اب آپ کا پیر یے سینز دیک سب سے زیادہ محبوب ہے اور جیسے اللہ ہے کہ وہی اجلاس میں اکیہ نے کہا میں نے اپنا ی یا مرید تو ایک رسول اللہ میر یزیم سے زیادونوں محبوب نہیں ہے اور نہ میر ہی آنکھوں میں آپ نے زیادہ کوئی منظّم ہے اور آپ کے جان کی وجہت

میں آپ کو نگاہ بھر کر نہیں ویلیونعت اورا کہ مجھ سے سوال کیا جائے کہ میں آپ کی سخت بیان کروں تو میں اس کی طاقت نہیں رکھتا کیونکہ میں نے آ گاہ کجھ کر آپ کو نہیں، دیکھا۔ (تین مسلم (۱۲۱)

اس میں ولی شک نہیں ہے کہ آپ کی محبت میں آپ کے اصحاب کا مقام بہت بلند تھی، بعض مؤمنین شہوات میں ڈوبے رہتے میں اور ان پر غفلت کے پردے پر سے رہتے ہیں اور ان کے احوال بہت ناقص ہوتے ہیں لیکن جب میں منی بین بیوہ کا ذکر کیا جائے اور آپ کے فضائل بیان کیے جائیں تو ان کی محبت جوش میں آتی ہے اور وہ آپ کی زیارت کے لیے بے چین ہو جاتے ہیں بلکہ آپ کی قبر مبارک اور آپ کے آثار کی زیارت کے لیے مضطرب ہو جاتے ہیں اور ان کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے اہل وعیال مال و دولت ماں باپ حتی کہ ان کی جان بھی چلی جائے اور کسی طرح ان کو آپ کی زیارت ہو جائے البتہ ان پر شہوت اور غفلت کے غلبہ کی وجہ سے ان کی یہ کیفیت جلد زائل ہو جاتی ہے ہم اللہ کریم سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالی ہمیں آپ کی دائمی اور کامل محبت عطا فرمائے اور ہمیں غلبہ شہوت اور غفلت کے حجابات سے محفوظ رکھے۔ (العلم ج ص ۲۲۷-۵۲۲ ملخصاً دار ابن کشید بیروت ۲۴۱۵ھ)

صحابہ کرام کی محبت رسول کی چند مثالیں حدیث میں ہے کہ جنگ بدر میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ کے بیٹے جو اس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے مسلمانوں کو لڑنے کے لیے للکار رہے تھے۔ حضرت ابوبکر نے ان کے مقابلہ پر جانا چاہا لیکن نبی میں بی ایم نے فرمایا: تم اپنی ذات سے ہمیں فائدہ پہنچاؤ۔

الاستیعاب: ۲۰۳۱ ج ۲ ص ۱۳۱ ۸۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت (۱۳۱ ۵)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ بدر میں اپنے ماموں العاص بن ہشام بن المغیر ہ کو قتل کر دیا تھا۔

(سیرت ابن ہشام ج ۲ ص ۴۲۳ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت (۱۳۱۵ ۵)

امام ابوالحسن علی بن احمد الواحدی المتوفی ۸۶۴ ھ مذکور الصدر آیت (المجادلہ: ۲۲) کے شان نزول میں لکھتے ہیں: ابن جریج نے کہا: مجھے یہ حدیث بیان کی گئی ہے کہ ابو قحافہ نے نبی میں میں ظلم کو گالی دی تو حضرت ابوبکر نے ابو قحافہ (حضرت ابوبکر کا باپ) کو اس زور سے تھپڑ مارا کہ وہ گر پڑا پھر انہوں نے اس واقعہ کا نبی منی می بنیم

سے ذکر کیا۔آپ نے پوچھا: کیا تم نے ایسا کیا؟

عرض کیا: ہاں آپ نے فرمایا: وہ بارہ ایسا نہ کرنا۔حضرت ابوبکر نے کہا: اللہ کی قسم اگر میرے پاس تلوار ہوتی تو

میں اس میں کرو بیا تو

اللہ تبارک وتعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی۔

...

عرض کیا: ہاں آپ نے فرمایا: وہ بارہ ایسا نہ کرنا۔حضرت ابوبکر نے کہا: اللہ کی قسم! اگر میرے پاس تلوار ہوتی تو میں اس میں کروا بیا تو اللہ تبارک وتعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی۔

حضرت ابن مسعودنمی کنند بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت حضرت ابوعبیدہ بن الجران کی شان میں نازل ہوئی جب انہوں نے جنگ احد میں اپنے باپ عبداللہ بن الجران کو قتل کر دیا اور حضرت ابوبکر کی شان میں نازل ہوئی جب جنگ بدر میں ان کے لیے عہد ان من نے مسلمانوں کو جنگ کے لیے للکارا تو حضرت ابوبکر نے رسول اللہ میں اللہ سے اس کے مقابلہ میں لانے کی اجازت مانی تو رسول اللہلم نے فرمایا: تم اپنی ذات سے ہمیں فائدہ پہنچاؤ کیا تم نہیں جانتے کہ تم میرے لیے میری آنکھوں اور میرے کانوں کے مرتبہ میں ہوا اور حضرت مصعب بن عمیرہ کی شان میں نازل ہوئی جب انہوں نے اپنے بھائی عبید بن عمیر کو جنگ احد میں قتل کر دیا اورا نفرت عمر کی شان میں نازل ہوئی جب انہوں نے اپنے ماموں العاص بن ہشام بن العظیم و جنگ بدر میں قتل کر دیا اور اللہ تے علی اور حضرت مرہ میں خانہ کی شان میں نازل ہوئی جب انہوں نے بنی شیبہ اور ولی من نیب کوقل کر دیا اور یہی اب اس آیت اس کے مصداق ہیں خواہ وہ (دشمن) ان کے باپ ہوں یا بیٹے ہوں یا بھائی ہوں یا ان کے قریبی رشتہ دار۔

سباب النہ وال للواحدی ۱۴ا۷ می ۲ ۴۲ ۳ ۴ مطبوعہ دار الکتب اعلامیہ واشنا باب اللہ وال الاسیائی۔ان احادیث سے واضح ہو گیا کہ مختلف جنگوں میں صحابہ کرام نے ابنہ اور اس کے رسول کی محبت میں اپنے باپ بجھائی اور پیر قریبی رشتہ داروں کوقتل کر دیا ایک نابینا صحابی کے ایک باندی سے، کمسن بچے تھے لیکن، و رسول الملا سرتیم من شان

میں انتہائی برقی تھی تو انہوں نے اس کو قتل کر دیا۔ (مسنن ابودا در ۳۴۱۱) اور حضرت عمید بن امیہ کی ایک بہن تھی جو رسول اللہ راوسب وشتم کرتی تم ا- برقتم کہ ما (الجم الکبیرج ۷ص ۵۲-۴۶) اسی طرح صحابہ کرام نے رسول اللہ میری نبی کی محبت میں ناکہ سے مدینہ 900 / 196 علاوہ اپنے وطن اپنے پسندیدہ مکانوں اور اپنے جمع شدہ مال اور اپنے کاروبار اور تجارت کو چھوڑ کر

شرح صحیح مسلم میں محبت رسول کی تحقیق اس حدیث کی شرح ہم نے شرح صحیح مسلم میں بھی کی ہے اور وہاں ہم نے اس کی بہت زیادہ تفصیل کی ہے اس کے عنوانات

حسب ذیل ہیں:

رسول اللہ میم کی محبت کے ساتھ مکلّف کرنے کی توجیہ (نبی صلی علی تنظیم کے محبوب ہونے کی وجوہات برسول اللہ صلی برای تو کی تعظیم اور محبت کے چند مظاہر (۴) رسول اللہ علی ای یارتم سے محبت کی علامات (5) اطاعت رسول (1) اتباع رسول کی حلاوت۔ رسول اللہ علی ایم کا بے عیب ہونا (۸) رسول اللہ من تعلیم کا بہ کثرت ذکر کرنا (9) رسول اللہ من میلا نیلم کی شان سے خوش ہونا نا رسول اللہ من کلی نیم کی شان بیان کرنے میں غلو سے احتراز کرنا) رسول اللہ ملی یا ظلم کی تعظیم وتوقیر کرنا (۲۱) رسول اللہ من ان پر صلوۃ وسلام پڑھنا رسول اللہ صلی علی ایلیم سے ملاقات کا شوق ہونا () رسول اللہ علی اعلی تعلیم کے محبوبوں سے محبت کرنا ۵۱ رسول اللہ لی لی اسلام کی نسبتوں سے محبت کرنا) رسول اللہ منی میلہ نام کے اعداء سے عداوت رکھنا) رسول اللہ لی میل اسلام کی علامات محبت میں حرف آخر

☆☆☆

☆. صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد والہ واصحابہ وسلم.

نوٹ: ایک ایک تسبیح نمازِ فجر کے بعد

☆☆☆

پیغامِ مرشدِ کریم حضور پیر سید محمد ذیشان المجتبیٰ ضیاء الحسن شاہ صاحب (سلمہ الرحمٰن)

اللہ تعالیٰ کے صالح بندوں کا ذکر نہ صرف گناہوں کا کفارہ ہے بلکہ نزول رحمت کا سبب بھی ہے۔ **تَنَزُّلُ الرَّحْمَةُ عِندَ ذِكْرِ الصَّالِحِين** اور پھر رحمۃ اللعالمین پاک نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا ذکر پاک بھی اس میں مضمر ہے۔ **وَإِنَّ اَحِبَائِي وَأَوْلِيَائِي الَّذِيْنَ يُذْكَرُوْنَ بِذِكْرِي وَ اُذْكَرُ بِذِكْرِهم** - ترجمہ: اور بے شک میرے محبوب اور میرے اولیاء وہ لوگ ہیں کہ میرے ذکر کیساتھ ان کی یاد تازہ ہوتی ہے اور ان کے ذکر کیساتھ میری یاد تازہ ہوتی ہے۔

حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ سے پوچھا گیا کہ (صالحین) کی حکایات سے کیا فائدہ ہوتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا **الحکايات جُندٌ مِنْ جُنُودِ اللّٰهِ يُقوِى بِهَا قُلُوبَ الْمُرِيدِينَ**۔ صالحین کی حکایات اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے جس سے مریدین کے دل مضبوط ہوتے ہیں۔ اور اس کے ثبوت میں حضرت جنید علیہ الرحمہ نے سورۃ ہود کی آیہ مبارکہ تلاوت فرمائی **و كلا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِن اَنبائِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤادَكَ** ۔ ترجمہ: پیغمبروں کے سرگزشتوں اور یہ سب ہم آپ سے بیان کرتے ہیں اس لیے کہ پختہ کردیں آپ کے قلب (مبارک)۔

صالحین اَہل اللہ، اہل معرفت، اہل ذکر اور اہل طریقت ایک ایسی پاکیزہ جماعت ہے کہ انکے رُخ زیبا کو دیکھنے سے خدا تعالیٰ یاد آتا ہے۔ اور انکے تذکرے چھڑ جانے سے مصطفیٰ کریم علیہ الصلوۃ والسلام یاد آتے ہیں۔ حضرت مولانا روم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا
گو نشیند در حضور اولیاء
اے اخی گر اولیاء را یافتی
پس یقیں می دان خدا را یافتی
اولیاء اللہ واللہ اولیاء
ہیچ فرق درمیاں نہ بود روا

حضرت ابوالقاسم عبدالکریم قشیری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ: بزرگان دین کے تذکرے اس غرض اور مقصد کیلئے کیے جاتے ہیں کہ لوگوں کو اس بات سے آگاہ کیا جائے کہ یہ بزرگ تعظیم شریعت پر متفق ہیں، ریاضت کے طریقے پر چلنے کی صفت سے موصوف ہیں سنت کی اتباع پر قائم ہیں، آداب دین داری میں کسی ادب میں خلل نہیں ڈالتے۔ اس بات پر سب متفق ہیں کہ جو شخص معاملات اور مجاہدات سے خالی ہو اور اپنے طریقے کی بنیاد پر ہیز گاری اور تقویٰ پر نہ رکھے وہ اپنے دعویٰ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر جھوٹ باندھتا ہے۔ وہ فتنہ میں مبتلا ہے۔ خود بھی ہلاک ہوا

اوراس نے لوگوں کو بھی ہلاک کیا۔ جو دھوکے سے اس کی باطل باتوں کی طرف مائل ہوئے۔ میرے حضور قبلہ عالم سیدی و مرشدی و مولائی پیر سید محمد چراغ علی شاہ صاحب رحمہ اللہ علیہ آپ نے بھی اپنے شیخ حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو روحانی پیغام لکافتہ الا نام المعروف ''تنویر لا ثانی میں اسی انداز میں پیش کیا ہے کہ آپ کی

سیرت و کردار، افعال و اعمال، معاملات و کمالات سبھی حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی اتباع کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔حضور قبلہ عالم رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شریعت مطہرہ پر استقامت اور اتباع سنت پر مداومت کا یہ عالم تھا کہ طویل علالت کے باعث جبکہ کروٹ بدلنے میں بھی خدام کام آتے۔ اس وقت بھی نماز پنجگانہ کا خصوصی اہتمام تھا۔ اور پھر مراقبہ اسم ذات جل شانہ میں اس قدر محویت تھی کہ حالت استغراق نہایت کو پہنچ گئی۔ وقت نماز کا ہوتا۔ آپ کو عرض کیا جاتا اور وقت کی اطلاع دے کر تیمّم کروایا جاتا۔ آپ نماز ادا فرماتے ہی مراقبہ، اسم ذات جل شانہ میں دوبارہ مشغول ہو جاتے۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے جہاں اپنے شیخ مرشد کریم کو مظہر ذات محبوب ربانی بشکل تنویر لا ثانی ظاہر فرمایا ہے وہاں اپنی دعوت کے مرکز و محور کو اتباع سنت کے دوام اور اہل سنت و جماعت کے ساتھ قیام پر مرکوز فرمایا ہے۔ اور اس دعوت کی عالمگیریت اور وسعت (لکافتہ الا نام) سے عیاں ہے۔

خود حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علی کی ساری زندگی اتباع سنت اور دین پر استقامت کی ایک روشن مثال ہے۔ اپنی حیات ظاہرہ کے آخری ایام میں جب آپ سے عرض کیا گیا کہ حضور مسواک تو دانتوں کی صفائی کے کام آتی ہے جبکہ آپ کو (دانتوں کے نہ ہونے کی وجہ سے) اس کی حاجت نہیں ہے تو آپ نے فرمایا کہ نہ سہی مگر یہ میرے آقا کریم علیہ الصلوۃ والسلام کی سنت مبارکہ بھی تو

ہے۔

اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوقَ الکَرَامَۃ -ترجمہ: (استقامت کرامت پر فوقیت رکھتی ہے) صوفیاء کا اس بات پر اجماع ہے کہ معیار ولایت کرامت نہیں بلکہ استقامت ہے۔ امام قشیری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ استقامت ایک ایسا درجہ ہے جسکے ذریعے امور میں تکمیل حاصل ہوتی ہے۔ اور اسکے پائے جانے سے نیکیوں اور انکے نظام کا حصول ہوتا ہے۔ جو شخص اپنی صفت میں استقامت سے موصوف نہیں ہوتا وہ اپنے موجودہ مقام سے اگلے مقام کی طرف نہیں جا سکتا اور نہ ہی وہ سلوک کی بنیاد صحیح چیز پر رکھ سکتا ہے''۔ (رسالہ قشیریہ)

استقامت اگر اتنی ہی آسان ہوتی تو نبی علیہ الود اسلام ایسا نہ فرماتے (**اِسْتَقِیمُو وَلَنْ تَحْصُوا**) ترجمہ: استقامت اختیار کر دیگر پوری طرح نہ کر سکو گے۔ حضرت ابو علی سبوی علیہ الرمہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی الہ علیہ آلہ سلم کو خواب میں دیکھا تو میں نے آپ علیہ الصلوۃ والسلام سے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ سے مروی ہے کہ

(**شَیَّبَ نِی ھُود**)۔ مجھے سورۃ ھود نے بوڑھا کر دیا۔

تو اس میں آپ کو کس بات نے بوڑھا کر دیا۔ انبیاء کرام علیہم اسلام کے واقعات یا امتوں کی ہلاکت نے؟ آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ اس ارشاد خداوندی نے کہ (**فَاسْتَقِمْ کَمَا اُمِرْتَ**) ترجمہ: آپ استقامت اختیار کرو جیسا آپ کو حکم دیا گیا۔ھود 112:

(عوارف المعارف)

حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

میں تیس سال مجاہدہ کرتا رہا۔ میں نے علم وعمل سے زیادہ شدید کسی چیز کو نہیں پایا۔حضرت ابوعلی جوز جانی علیہ رحمہ فرماتے ہیں کہ: استقامت والے ہو جاؤ۔ کرامت کے طالب نہ بنو بے شک تمہارا نفس کرامت کی طلب میں متحرک ہے اور تمہارا رب تم سے استقامت کا مطالبہ کرتا ہے۔(رسالہ قشیریۃ)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان نفوس قدسیہ کے صدقے استقامت علی السنۃ اور استقامت علی الدین نصیب فرمائے۔

☆☆☆☆☆

وَعَن أبي أُسَيدِ الأَنصارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: » كُلُوا الزَّيتَ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ .« رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ

حضرت ابواسید انصاری ؓ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:’’ زیتون کا تیل کھاؤ اور بدن پر لگاؤ کیونکہ وہ مبارک درخت سے ہے۔‘‘ ، رواہ الترمذی وابن ماجہ والدارمی۔

Mishkat ul Masabih#4221

کھانوں کا بیان صحیح

☆☆☆

خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ!

دنیاو آخرت کی تمام رحمتیں اور برکتیں اپنے دامن میں سمیٹے امن وسلامتی کا پیامبر بن کر ماہ ربیع الاوّل کا چاندطلوع ہو چکا ہے۔اس مبارک مہینہ کی بارہ تاریخ کو آج سے سوا چودہ سو سال قبل مکہ مکرمہ کی سرزمین پر حضرت سیدہ آمنہؓ کی جھولی میں سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دریتیم سرور کائنات، فخر موجودات جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ نبی آخرالزمان معلم کائنات، محسن انسانیت سرور دوعالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم بن کر دنیا میں تشریف لے آئے۔آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بعثت اتنی عظیم نعمت ہے جس کا مقابلہ دنیا کی کوئی نعمت نہیں کرسکتی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت باسعادت سے قبل سرزمین عرب برائیوں کی آماجگاہ بنی ہوئی تھی۔اہل عرب میں ہرطرح کی برائی موجودتھی۔عرب کی سرزمین پر ہرجگہ کھلم کھلا بت پرستی ہوتی تھی۔لوگ اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے بتوں کی پرستش کرتے تھے انہیں اپنا خدا مانتے انہیں سجدہ کرتے تھے۔یہ بت پرستی اس حدتک بڑھ گئی کہ وہ خانہ کعبہ جسے زمین پراللہ پاک کا پہلا گھر ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔عرب کے لوگوں نے اس میں بھی 360بت لاکر رکھ دیے۔عرب کے ہاں جب بیٹا پیدا ہوتا تو وہ لوگ خوشیاں مناتے تھے لیکن اگراسی گھر میں بیٹی پیدا ہوتی تو اس کا سوگ منایا جاتا تھا۔جس گھر میں لڑکی پیدا ہوتی تھی،وہ گویا معاشرے میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتا تھا۔اس شرم سے بچنے کے لئے لوگ اپنی بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت باسعادت کے ساتھ ایک انقلاب آنا شروع ہوگیا۔خانہ کعبہ کے سب بت سجدہ میں گر پڑے۔حضرت عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ وہ بت جو کعبہ کے گرد تھے ان کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے اور سب سے بڑا بت منہ کے بل گر پڑا پھر یہ آواز آئی کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو جنم دے دیا ہے اور ابر رحمت ان پر سایہ فگن ہو چکا ہے۔(مدارج النبوۃ) فارس کے ہزاروں سال سے روشن آتش کدہ کی آگ بجھ گئی۔ شیطان دھاڑیں مار مار کر رونے لگا۔ آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تشریف آوری سے دنیا میں ایک نئی بہار آگئی۔ ہرطرف نور کے اجالے پھیل گئے اور پوری دنیا بقعہ نور بن گئی۔

فلک کے نظاروں زمین کی بہاروں، سب عیدیں مناؤ حضور آ گئے ہیں
اٹھو غم کے مارو چلو بے سہارو خبر یہ سناؤ حضور آ گئے ہیں!

اللہ رب العزت نے اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو جن،انسان، چرند، پرند، حیوانات الغرض تمام جہانوں کے لئے رحمت العالمین بنا کر بھیجا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے **وَمَا اَرسلنک الا رحمة اللعالمین** ۔ترجمہ:اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر سارے جہان والوں کیلئے رحمت بنا کر(پارہ ۱۷،سورۃ الحج)

ربیع الاوّل شریف کا مہینہ آتے ہی پوری دنیا کے مسلمان جوش وخروش سے آقائے دو جہاں سرورکون مکاں صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خوشی میں پورے عالم اسلام میں محفلیں منعقد کرتے ہیں اور میلادالنبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خوشی مناتے ہیں۔میلاد کیا ہے؟ میلاد کیوں منایا جاتا ہے؟ کیا اس کو منانا جائز ہے؟۔اس قسم کے سوالات میلاد شریف کے مہینے میں سادہ لوح مسلمانوں کے ذہنوں میں پیدا کردیے جاتے ہیں اور وہ جو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رکھتے ہیں پریشان ہوجاتے ہیں۔سوچنے لگ جاتے ہیں کہ اب کیا کیا جائے؟۔اس میں کوئی شک نہیں کہ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا میلاد شریف منانا اور اس موقع پر خوشی کا اظہار جس بھی جائز طریقے سے ہو وہ جائز اور مستحب ہے۔محبت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی علامت ہے۔اس کی اصل قرآن وسنت سے ثابت ہے۔میلاد کے معنی ولادت، پیدائش کے تذکرے کرنا ہیں۔ میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی محفل میں بھی حضور سراپا نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت مبارکہ

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے معجزات،آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اخلاق کریمہ،فضائل ومناقب بیان کیے جاتے ہیں۔آقائے دوجہاں سرورکون مکان صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا میلاد منانا خود خالق کائنات نے اپنی لاریب کتاب قرآن مجید فرقان حمید برھان عظیم میں بیان فرمایا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔**لَقَدْجَاءَ کُمْ رَسُوْلٌ "مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ "عَلَیْہِ مَاعَنِتُّمْ حَرِیْصٌ " عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِیْم**

اس آیت کریمہ میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا ہے بے شک تمہارے پاس عظمت والے رسول تشریف لائے آیت کریمہ کے اس حصے میں اللہ رب العزت نے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت باسعادت بیان فرمائی ہے۔پھر ارشاد فرمایا ''وہ رسول تم میں سے ہیں'' آیت کریمہ کے اس حصہ میں آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا نسب شریف بیان فرمایا ہے۔پھر فرمایا ''تمہاری بھلائی کے بہت چاہنے والے اور مسلمانوں پرکرم فرمانے والے مہربان ہیں'' یہاں اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نعت بیان فرمائی ہے۔ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے۔**وَاذکرو نعمت اللّٰہ علیکم** (اور یاد کرو اللہ پاک کی نعمت کو جو تم پر ہے۔سورۃ ال عمران آیت ۱۰۳) ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ: اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔(سورۃ الضحیٰ آیت ۱۱)

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ترجمہ: اے اللہ! اے ہمارے رب ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ ہمارے لئے عید ہو ہمارے اگلے پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی (پارہ ۷ سورۃ المائدہ ۱۱۴) یہ دعا سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منسوب ہے کہ انہوں نے اللہ پاک کی بارگاہ میں ایک

خوان نعمت اللہ پاک کی نشانی کے طور پر نازل ہونے کی دعا کی۔

نزول آیت وخوان نعمت کو اپنے لیے اور بعد میں آنے والوں کے لئے عید کا دن قرار دیا جب آسمان سے مائدہ اترا وہ اتوار کا دن تھا عیسائی آج بھی اسی دن خوشی مناتے ہیں کہ اس دن دسترخوان اترا تھا۔تو ہم کیوں نہ اپنے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خوشی منائیں۔آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دنیا میں تشریف آوری تو اس مائدہ سے کہیں بڑھ کر ہے۔مزید ارشاد ہوتا ہے ترجمہ ''تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اس کی رحمت اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں۔وہ ان کے سب دھن ودولت سے بہتر ہے (پارہ ۱۱ سورۃ یونس ۵۸)اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت کے ملنے پر خوشی منانے کا حکم دیتا ہے۔آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھی اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہیں۔درج بالا تمام آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرنا اور ان کا چرچا کرنا اللہ پاک کے حکم کی بجا آوری ہے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دنیا میں تشریف آوری اللہ تعالیٰ کی بہت عظیم نعمت ہے الحمدللہ!مسلمان میلاد شریف کی محفل سجا کر اللہ تعالی کی اس نعمت کی یاد تازہ کرتے ہیں اور اللہ پاک کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں الحمد سے لیکر والناس تک سارا قرآن ہی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان بیان کرتا ہے۔تمام انبیاء کرام علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آمد کی خبر اپنی اپنی امت کو دی۔

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بارے میں بتایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ایسے رسول کی خوشخبری دینے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے جن کا نام احمد ہوگا۔تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنی اپنی قوم کو بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائیں گے ہم میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی محافل سجا کر یہی کہتے ہیں کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے اپنی اپنی قوم کو تو یہ خوشخبری سنائی کہ میرے بعد وہ رسول آنے والا ہے امتی یہی کہتے ہیں کہ وہ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لا چکے ہیں بعض لوگ لاعلمی کی بناء پر میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا انکار کر دیتے ہیں حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خود اپنا میلاد بیان کیا ہے۔سیدنا حضرت عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو یہ اطلاع ملی کہ کسی گستاخ نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نسب شریف میں طعن کیا ہے تو ''پس نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان سے پوچھا کہ بتاؤ میں کون ہوں؟ سب صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا میں محمد ابن عبداللہ ابن عبدالمطلب ہوں اللہ پاک نے مخلوق کو پیدا کیا ان میں سب سے بہتر مجھے بنایا۔پھر اس مخلوق کے دو گروہ کیے (عرب وعجم) ان میں بہتر مجھے بنایا۔پھر ان کے قبیلے کیے اور ان میں سے بہتر یعنی قریش میں سے کیا پھر قریش کے چند خاندان بنائے مجھے ان میں سب سے بہتر خاندان یعنی بنو ہاشم میں سے کیا۔تو میں ان سب میں اپنی ذات کے اعتبار اور گھرانے کے اعتبار سے بہتر ہوں (رواہ الترمذی،مشکوٰۃ شریف)اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خود محفل میلاد منعقد کی جس میں اپنا حسب ونسب بیان فرمایا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پیدائش کے وقت ابولہب کی لونڈی حضرت ثوبیہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے آ کر ابولہب کو ولادت نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خبر دی ابولہب یہ خبر سن کر اتنا خوش ہوا کہ انگلی سے اشارہ کر کے کہنے لگا، جا' ثوبیہ آج سے تو آزاد ہے۔ وہ ابولہب جس کی مذمت میں قرآن مجید کی پوری سورۃ الھب نازل ہوئی ایسے بد بخت کافر کو میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے موقع پر خوشی منانے کا کیا فائدہ ہوا۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی جو، اکبر اور جہانگیر بادشاہ کے زمانے کے عظیم محقق ہیں ماثبت بالسنۃ میں فرماتے ہیں۔'' ابولہب نے اپنی لونڈی ثوبیہ کو اس صلے میں آزاد کر دیا تھا کہ اس نے ابولہب کو سرور دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پیدائش کی خبر دی تھی تو ابولہب کے مرنے کے بعد اس کے گھر والوں میں (حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اسے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ سناؤ کیا حال ہے؟ بولا آگ میں ہوں البتہ اتنا کرم ہے کہ پیر کی رات مجھ پر تخفیف کر دی جاتی ہے اور اشارے سے بتایا کہ اپنی دو انگلیوں سے پانی چوس لیتا ہوں اور یہ عنایت مجھ پر اس وجہ سے ہے کہ مجھے ثوبیہ نے بھتیجے (یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کی پیدائش کی خبر دی تھی تو اس بشارت کی خوشی میں، میں نے اسے دو انگلیوں کے اشارے سے آزاد کر دیا تھا اور پھر اس نے اسے دودھ پلایا تھا'' اس واقعہ میں میلاد شریف کرنے والوں کے لئے روشن دلیل ہے

جو سرور دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شب ولادت خوشیاں مناتے اور مال خرچ کرتے ہیں یعنی ابولہب جو کافر تھا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت کی خوشی اور لونڈی کے دودھ پلانے کی وجہ سے اس کو انعام دیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی امت میں سے ان لوگوں کے حال کا کیا پوچھنا، جو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پیدائش کے بیان میں خوش ہوتے ہیں اور جس قدر بھی طاقت ہوتی ہے، آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی محبت میں خرچ کرتے ہیں، مجھے اپنی عمر کی قسم! کہ ان کی جزاء خدائے کریم کی طرف سے یہی ہوگی ان کو اپنے فضل کامل سے اپنی جنت میں داخل فرمائے گا (مدارج النبوۃ) علامہ ابن کثیر نے علامہ ابوالقاسم کی اس عبارت کو سیرۃ النبویہ میں جوں کا توں نقل کیا ہے۔ علامہ احمد بن زینی دحلان، السیرۃ النبویہ میں لکھتے ہیں۔ عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مروی ہے کہ جس روز آقائے دو جہاں سرور کون مکان صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو ابلیس نے دیکھا کہ آسمان سے تارے گر رہے ہیں اس نے اپنے لشکر کو کہا رات وہ پیدا ہوا ہے جو ہمارے نظام کو درہم برہم کر دے گا۔ شیطان کے لشکر نے اسے کہا کہ تم اس کے نزدیک جاؤ اور اسے چھو کر جنون میں مبتلا کر دو جب وہ اس نیت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس جانے لگا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اسے اپنے پاؤں سے ٹھوکر لگائی اور اسے دور عدن میں پھینک دیا (السیرۃ النبویہ، زینی دحلان) علامہ ابوالقاسم سہیلی لکھتے ہیں'' ابلیس ملعون زندگی میں چار مرتبہ چیخ مار کر رویا۔ پہلی مرتبہ جب وہ ملعون قرار دیا گیا۔ دوسری مرتبہ جب اسے بلندی سے پستی کی طرف دھکیلا گیا۔ تیسری مرتبہ جب سرکار دو عالم نور مجسم حضرت محمد مصطفیٰ رسول عربی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ چوتھی مرتبہ جب سورۃ الفاتحہ (الحمد شریف) نازل ہوئی۔ (روض الانف جلد اول) جشن

عیدمیلادالنبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا منانا قرآن وحدیث سے ثابت ہوا۔یہ بھی ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت کی خوشی پرصرف شیطان کوتکلیف ہوئی۔اس بات پرکسی عاشق کی روح تڑپی اورخوب کہا۔

؎نثار تیری چہل پہل پہ ہزاروں عیدیں ربیع الاول

سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی توخوشیاں منارہے ہیں!

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں’’حدیثوں میں آیاہے کہ شبِ میلادمبارک کوعالم ملکوت (فرشتوں کی دنیا) میں ندا کی گئی کہ’’سارے جہاں کوانوارِقدس سے منورکردو۔زمین وآسمان کے تمام فرشتے خوشی ومسرت میں جھوم اٹھے اورداروغہء جنت کوحکم ہواکہ فردوس اعلیٰ کوکھول دے اورسارے جہان کوخوشبوؤں سے معطرکردے (مدارج النبوۃ) طبقات ابن سعد میں ہے کہ’’جب سرورکائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم کاظہوہواتوساتھ ہی ایسا نورنکلاجس سے مشرق تامغرب سب آفاق روشن ہوگئے۔ایک دفعہ آقائے دوجہاں سرورکون مکان صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے گردصحابہ کرام علیہم الرضوان اس طرح جھرمٹ بنائے ہوئے بیٹھے تھے جیسے چاندکے گردنورکاہالہ ہوتا ہے۔صحابہ کرام نے عرض کیایارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی ولادت کے بارے میں کچھ ارشادفرمایئے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا’’میں اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعااورحضرت عیسی علیہ السلام کی بشارت ہوں۔

؎صبح طیبہ میں ہوئی بٹتاہے باڑانورکا صدقہ لینے نورکاآیاہے تارانورکا

حضرت عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ میں آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت باسعادت والی رات کعبہ کے پاس تھاکہ آدھی رات ہوئی تومیں نے دیکھا کہ کعبہ شریف مقام ابراہیم کی طرف جھک گیا،اورسجدہ ریزہوگیاپھراس سے اللہ اکبرکی آوازبلندہوئی،اوریہ آوازسنائی دی۔’’اللہ سب سے بڑاہے اللہ سب سے بڑاہے وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کاپروردگار ہے۔اب وہ مجھے بتوں کی پلیدی اورمشرکوں کی نجاست سے پاک فرمادے گا’’۔اورغیب سے آوازآئی رب کعبہ کی قسم کعبہ کوعزت مل گ

خدا کی رضا چاہتے ہیں دوعالم,

خداچاہتاہے رضائے محمدﷺ!

(امام احمد رضا خان فاضلِ بریلی)

تعلیم میں استاد کی اہمیت

تعلیم کے معنی ہیں سیکھنا اور سکھانا۔

تعلیم کا مقصد:

تاریخِ تعلیم وتربیت کی ورق گردانی سے یہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے کہ مختلف زبانوں اور مختلف ملکوں میں تعلیم کا مقصد ہمیشہ مختلف رہا ہے۔ان مقاصد کی وجہ سے تعلیم کی خاطر خواہ اشاعت نہ ہوسکی۔کیونکہ تقریباً ہر ملک میں تعلیم صرف ایک خاص طبقہ کے لیے ہی مخصوص ہوا کرتی تھی اور عوام اس سے مستفید نہ ہو سکتے تھے۔تعلیم وتربیت کی تاریخ میں اسلام کے ظہور کا زمانہ سب سے زیادہ درخشندہ ہے۔جس میں ہم پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک معلمِ انسانی کی حیثیت سے دیکھتے ہیں۔

انہوں نے معلم بن کر اس قوم کو بہترین اور مفید خلائق انسان بنایا جو کسی اخلاقی اور قانونی قاعدے کی پابند نہ تھی۔جو قوم جاہل،اجڈ،جوئے باز اور سود خور تھی۔جن کے نزدیک زنا کوئی گناہ نہیں تھا۔جو شراب کے شیدائی تھے۔جس بات بات پہ کٹ مرتے۔اس قوم کو امن کا رکھوالا،عزت کا محافظ،باعصمت خدا ترس اور صالح انسان بنا دیا۔ان کے سیرت وکردار میں ایسی حیرت انگیز تبدیلی پیدا کر دی۔جس کی تشریح کرنے سے اج کل کے ماہر نفسیات اپنے علم کے کمال باوجود عاجز ہیں۔اس کی وجہ یہ تھی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم انسانی فطرت کو سب سے زیادہ سمجھتے تھے۔اور اپنی امت کو تعلیم دیتے وقت انہی اصولوں سے کام لیا کرتے تھے۔اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان کی تعلیم ہمیشہ کے لیے دل میں اتر گئی۔اور اخلاق واطوار کی ایسی بلندی پیدا کر گئی جس کی معراج تک پہنچنا اور کسی معلم کو نصیب نہیں ہوا۔

علم کا سیکھنا ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت کے لیے فرض قرار دے دیا گیا ہے۔بلکہ اخوت اسلامی کا عملی سبق دے کر تعلیم اور تعلیم کے مقصد کو ایسی ہمہ گیری اور وسعت نظری بخشی جو دنیا کے کسی اور مذہب کو نصیب نہ ہوسکی۔قران مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام لوگوں کی انفرادیت اور شخصیت کے نشوونما کی

تکمیل کی تعلیم دیتا ہے۔اور تعلیم کا ایسا جامع نظام پیش کرتا ہے جس میں انسان کے تمام جسمانی اور دماغی قویٰ کی تربیت اور نشونما ہو سکے۔اور اس کی سیرت میں ایسی تبدیلی پیدا کی جا سکے جس کی بدولت وہ دنیاوی اور اخروی زندگی میں کامیابی حاصل کر سکے۔اگر بہ نظر خورد دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ اسلام نے جو تعلیم کا مقصد بیان کیا ہے وہ اتنا جامع اور مکمل ہے کہ سینکڑوں سال گزرنے کے بعد اب بھی اسے تعلیم کا بلند ترین مقصد قرار دیا جا سکتا ہے۔اس بات میں کوئی مضائقہ نہیں کہ جس تعلیم سے بچوں کی شخصیت کی مناسب طریقے سے نشونما نہ ہو سکے اور اسے کامیاب زندگی گزارنے کے لیے تیار نہ کیا جا سکے تو اس تعلیم سے محروم رہنا ہی بہتر ہے۔

استاذ کی اہمیت:

حصولِ مقصودِ تعلیم کے لیے تین چیزیں ضروری ہیں علم، معلِّم یعنی صاحب علم اور متعلِّم یعنی طالب علم۔

تعلیم میں استاد کی اہمیت یا ضرورت وہی بلکہ اس سے بدرجہا زیادہ ہے جو ایک کسان کی زراعت میں اور ایک معمار کی تعمیرِ عمارت میں ہوتی ہے۔

کسان اپنا مقصد حاصل کرنے کے لیے پہلے زمین کا ایک بہترین قطعہ منتخب کرتا ہے۔جس میں بیج اگانے کی صلاحیت موجود ہو۔بعدہٗ اسے تخم ریزی کے لیے تیار کرتا ہے۔پھر مناسب موسم میں عمدہ قسم کے بیج اس میں کاشت کر دیتا ہے۔بلکہ اس کھیتی کی رکھوالی کرنا اور آب پاشی کرنا بھی اتنا ہی ضروری اور اہم ہے جتنا قطع اراضی کا انتخاب اور اچھے بیج کا چناؤ ضروری ہے۔

ایک شاندار، مضبوط اور مستحکم عمارت کھڑی کرنے کے لیے ایک تجربہ کار اور ماہرفن معمار کو جو اہمیت حاصل ہے، تعمیرِ انسانیت کے لیے اس سے وہ چند اہمیت زیادہ معلم کو حاصل ہے۔متعلم کی شخصیت کو سمجھنا، اس کی مناسب رہنمائی کرنا اور اس کی ذہنی اور فکری نشونما کر کے اسے ایک کامیاب شہری اور معاشرے کے لیے ایک مفید رکن بنانا معلیم کا مقصد اعلی ہے۔

اس اعلی مقصد کی تعریف کرتے ہوئے محسن انسانیت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "خیرکم من تعلم

القران وعلمہ "،انبیاء کرام علیہم الرضوان کے علاوہ جتنی بھی بڑی بڑی شخصیات اس دنیا میں ہوئی ہیں۔خداداد قابلیت کے علاوہ استاد کے ہی مرہون منت تھیں۔ہادی برحق صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرے تین باپ ہیں ایک وہ جس نے تجھے جنا،دوسرا وہ جس نے تجھے علم پڑھایا اور تیسرا وہ جس نے تجھے بیٹی دی۔

ایک معلم کو خوش لباس،ہمدرد،حلیم الطبع،وسیع القلب،پابند وقت،محبّ قوم اور علم دوست ہونا چاہیے۔جو استاد لطافت پسند ہو بہت حد تک اس کے شاگرد استاذ کی اس عادت کو اپنائیں گے۔اوران میں اپنا لباس،سامان نوشت وخواند اور اچھا ہے استعمال کو صاف ستھرا رکھنے کا جذبہ پیدا ہوگا۔ایک حلیم الطبع اور بردبار معلم ہی اپنے تلامذہ سے فراخ حوصلگی،عالی ظرفی اور عفو ایسی صفات کی ضرورت واہمیت واضح کرسکتا ہے۔زبان وقلب کی پاکیزگی کی ہدایت وہی استاد کرے گا جو خود پاکیزگ ءزبان کا پابند ہو اگر استاد خود کلاس کے اندر بیہود گوئی کا عادی ہو اور اس بارے میں زبانی پند ونصائح کے دریا لبائے گا بھی تو اس کا حاصل؟

ہر کہ گم است کرا رہبری کند

استاد کو کتب بینی کا عادی بلکہ شیدائی ہونا چاہیے۔استاد کو اخبارات کا مطالعہ کرتا رہنا چاہیے تاکہ رفتار زمانہ سے باخبر ہو۔علمی ادبی اور تاریخی کتب سے اپنی بصیرت میں اضافہ کا متمنی ہو۔یہ وہ صفات ہیں جو ایک شخص میں بحثیت انسان اور بلحاظ معلم ہونی چاہییں۔اچھا اور بہترین استاد نصاب کی کسی قدر تلافی کرسکتا ہے مگر اچھا نصاب معلم کی کمزوریوں کی تلافی نہیں کرسکے گا۔

تیاری اسباق معلم کا ضروری فریضہ ہے۔اس سے تسائل برتنا متعلمین کے وقت اور قوتوں کا ضیاع اور معلمین کے لیے باعث خفت وندامت ہوتا ہے۔تہذیب وتمدن میں اسلام نے جو اتنا بڑا انقلاب پیدا کیا ہے اس میں پیغمبر اسلام بحثیت معلم کے معجزے اس کے علاوہ قران پاک بطور نصاب تعلیم کا بھی بہت بڑا اعجاز ہے۔

☆☆☆

☆. **صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد والہ واصحابہ وسلم.**

نوٹ: ایک ایک تسبیح نمازِ فجر کے بعد

ایلو ویرا کے فائدے

ایلو ویرا کے فائدے جاننے سے پہلے آیئے ایلو ویرا کے مختصر تعارف پر نظر ڈالتے ہیں۔ ایلو ویرا ایلونسل کی ایک خوشگوار پودوں کی ایک خاص نسل ہے۔ تقریباً پانچ سونسلوں کے ساتھ ایلو ویرا وسیع پیمانے پر تقسیم کیا جاتا ہے اور دنیا کے بہت سارے علاقوں میں سے ایک ناگوار نوع سمجھا جاتا ہے۔ یہ جزیرہ نما عرب سے نکلتا ہے۔ ایلو ویرا کو اردو میں کوار گندل کہا جاتا ہے۔

ایلو ویرا (کوار گندل) کے فوائد

:کواور گندل کے ان گنت فائدے ہیں جن میں سے کچھ کی فہرست دردج ذیل ہیں

ایلو ویرا جسے گھیکوار یا کوار گندل بھی کہتے ہیں ایک ایسا پودا ہے جو اپنے آپ میں بے شمار طبی فوائد کا خزانہ رکھتا ہے۔ ڈاکٹر ایلو ویرا کو کھانے میں استعمال کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ کیوں کہ بہت ساری امراض کے علاج میں اپنا عمدہ کردار ادا کرتا ہے۔

یہ جلدی امراض جیسا کہ معدے کی خرابی، دانت کا درد، بال کا جھڑنا یا سر کی خشکی جوڑوں اور پٹھوں کی تکلیف، آرائش حسن اور دیگر کئی مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

جگر اور تلی کی بیماریوں میں اس کے گودے کو بہت ہی شفا بخش تصور کیا جاتا ہے۔ جو لوگ جگر کی بیماری میں مبتلا ہیں انہیں ایلو ویرا کا استعمال با قاعدگی سے کرنا چاہیئے۔

نزلہ زکام اور کھانسی بہت ہی عام سی بیماری ہی جو اکثر کچھ لوگوں میں تو خاندانی پائی جاتی ہے۔ ایسی صورت میں ایلو ویرا کے بھونے ہوئے پتوں کا جوس شہد کے ساتھ لینا بہترین علاج ہے۔ ایسا کرنے سے پرانے سے پرانا نزلہ زکام بہت کم عرصہ میں ٹھیک ہو جائے گا۔

گھیکوار یا ایلو ویرا کمر درد، جوڑوں کے درد میں افاقہ دیتی ہے۔ اس کے موئثر علاج کے لیے روزانہ ایک پتے کا گودا کھانا مفید ہے۔ اس پتے کو آپ چاہیں تو قیمہ کے ساتھ کھانے میں کھا سکتے ہیں۔

یہ متعدد غدودوں کو دفعال بنانے میں بھی معاون ہے۔ ایک پتے کا گودا کالے نمک اور ادرک کے ساتھ روزانہ صبح دس دن تک استعمال کرنا جگر کی خرابی کے لیے مفید ہے۔ اور غدودوں کے مسائل سے چھٹکارا پانے کا مویئژ طریقہ ہے۔

ایلو ویرا یا کوار گندل کے جیل یا گودے کا استعمال چہرے کی جھریوں کو کم کرنے کے لیے بے حد فائدہ مند ہے۔ ایلو ویرا میں موجود وٹامن E اور C آپ کی جلد کی نمی کو برقرار رکھتا ہے۔

ایلو ویرا جسم کے مدافعتی سسٹم کو بڑھانے، منہ کے چھالوں، السر اور کینسر میں بھی بہت مفید ہے۔

کوار گندل میں کئی معدنیات اور وٹامن پائے جاتے ہیں جو انسانی جسم کے لیے انتہائی مفید ہوتے ہیں۔ ان میں کیلشیم، پوٹاشیم، آئرن، زنک کمیم، میگنیز، کاپر وامیگن یشیم شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ایلو ویرا جیل میں وٹامن B12 کی A,B گروپ C,E اور فولک ایسڈ بھی موجود ہوتا

ہے۔ لہذا ایلو ویرا جیل کا باقاعدہ استعمال ان معدنیات کی کمی کو پورا کرتا ہے۔

ایلو ویرا کا جیل یا گودے کا استعمال چہرے کے دانوں اور کیل مہاسوں کے لیے بھی انتہائی مفید ہے۔ یہ جلد کے داغ دھبوں کو دور کرنے میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔

کوار گندل یا ایلو ویرا کا گودا آنکھوں کے گرد سیاہ حلقوں کو دور کرنے اور آنکھوں کی خوبصورتی کو نمایاں کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

گرمیوں میں اگر ایلو ویرا کے گودے کو چہرے، ہاتھوں اور پیروں پر لگایا جائے تو آپ کی دھوپ کی شدت سے نہیں ہوتی اور ایسے آپ کی جلد کی نمی رونق دونوں برقرار رہتی ہے۔

یہ ایک سن بلاک کا بھی کام کرتی ہے، دھوپ میں نکلنے سے پہلے اسے چہرے پر لگانے سے چہرہ کالا نہیں ہوتا۔ دھوپ میں جانے سے پہلے ایلو ویرا کا استعمال کرنا چہرے کو سن برن سے بچانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

لڑکیوں کے چہرے اور ناک پر نظر آنے والے بلیک ہیڈز دراصل کھلے منہ والے دانے ہوتے ہیں جو سکن کو خراب رکھتے ہیں اور سکے ساتھ ساتھ خوبصورتی کا داغ لگاتے ہیں۔ بلیک ہیڈز سے نجات کے لیے بہترین نسخہ ہے ایلو ویرا کا استعمال جو نہ صرف بلیک ہیڈز ختم کرے گا بلکہ چہرے کو پاک صاف کر دے گا۔

جل جانے صورت میں ایلو ویرا کا رس لگائیں، جلن دور اس کے جراثیم کش اثرات زخموں کو خراب ہونے سے بچاتے ہیں اور جہاں چھالے پر جائیں وہ جلد ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

قبض اور بواسیر کی شکایات کے لیے رات کو سونے سے پہلے دو چمچ ایلو ویرا کھالیں اور ساری رات کی شکائیتوں سے بچیں۔

ایلو ویرا کا حلوہ کمر کے درد، جوڑوں کی اینٹھن اور مجموعی طور پر جسمانی کمزوری دور کرنے کے لئے اکسیر سمجھا جاتا ہے۔عرق النساء کے مریض بھی ڈاکٹر کے مشورے کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔

ایلو ویرا جیل جلد کے داغ دھبوں کو دور کرنے کے لیے بھی استعمال کی جاتی ہے.

مردوں کے لیے چہرے پر شیو کرنے کے بعد ایلو ویرا جیل کا استعمال بہتر رہتا ہے۔ چونکہ شیو کے دوران مردوں کے چہرے پر معمولی زخم ہو جاتے تو اس ضمن میں اگر وہ ایلو ویرا کے گودے کو چہرے پر لگائیں تو اس سے انھیں ٹھنڈک کا احساس بھی ہوگا اور انکے زخم بھی جلد بھر جائیں گے۔

ایلو ویرا کے کچھ مقبول فوائد درج ذیل ہیں جن کے استعمال سے آپ مستفید ہو سکتے ہیں۔

معدے کی گرمی سے نجات

ایلو ویرا جیل جلاب جیسی خصوصیات رکھتا ہے جو نہ صرف آنتوں میں پانی کی مقدار بڑھاتا ہے بلکہ فضلے کی حرکت کو بھی آسان کرتا ہے۔معدے کی جلن پر قابو پانے کے لیے آدھا کپ ایلو ویرا جیل کھانے سے پہلے پی لیں۔اس سے معدے میں جلن یا تزابیت کی شکایت پر ضرورت پڑنے پر پی لیں۔

پیٹ اندر کرنے کے لئے

تین کھانے کے چمچ ایلو ویرا کا جیل، گرائپ فروٹ ایک کپ دونوں کو ملا کر بلینڈ کر کے پی لیں۔اس کے استعمال سے پیٹ پر جمی اضافی چربی آہستہ آہستہ ختم ہو جائے گی اور جو پیٹ نکلا ہوا ہو گا وہ با آسانی اندر ہو جائے گا۔

ایلو ویرا نظام انہضام کو بہتر کرتا ہے

اگر آپکو ہاضمے میں مسلہ درپیش ہو تو آپ ایلو ویرا کے استعمال سے اس سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔یہ ایک انتہائی مشہور اور مفید طریقہ ہے جس سے آپکا پورا نظام انہضام بلکل درست ہو جاتا ہے۔یہ قبض اور اسہال کے خاتمے کے لیے بھی انتہائی کارآمد ہے۔یہ اخراج کے کے نظام کو بھی درست کرتا ہے۔

ایلو ویرا آنتوں کے کیڑوں کا خاتمہ کرتا ہے

آنتوں میں کیڑوں میں مسلہ درپیش ہے تو آپ ایلو ویرا کے استعمال سے اس سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔آنتوں میں کیڑوں کا پڑ جانا کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے۔یہ آپکی آنتوں کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ایلو ویرا نا صرف ان کیڑوں کو جڑ سے ختم کرتا ہے بلکہ ان کی افزائش کو روک کے آنتوں کی صفائی کرتا ہے۔

ایلو ویرا آپکے اندر کھارا پن پیدا کرتا ہے

کھارا پن آپکے جسم میں بیماریوں کے خلاف مدافعت پیدا کرتا ہے۔ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں اکثر تیزابی غذائیں کھاتے ہیں لیکن یہ بات قبل غور ہے کہ ہمیں اسی فیصد کھاری اور بیس فیصد تیزابی غذائیں استعمال میں لانی چاہیے۔بھاگ دوڑ زمانے میں ہم اکثر فاسٹ فوڈ اور تیزابی غذائیں کھا لیتے ہیں۔پس اگر آپ اپنے جسم سے زہریلے مادوں کا اخراج چاہتے ہیں تو ایلو ویرا کو اپنی غذا کا حصہ بنا ئیں۔

خون کی کمی دور کرنے میں موثر

ایلو ویرا نہ صرف معدے کو صاف کرنے میں مفید ہے بلکہ یہ جگر کو بھی صاف کرتا ہے۔اس کے جیل کا استعمال دودھ اور ہلدی کے ساتھ خون کو کافی حد تک شفاف کر دے گا۔

بالوں کی خشکی کے لیے

سر کی خشک جلد میں خارش ایک بڑا مسلہ ہوتا ہے اور اس مسلے کے لیے ایلو ویرا ایک قدرتی موئسچرائزر سمجھا جاتا ہے کیونکہ اس میں جراثیم کش اور

سر کی جلد کو سکون پہنچانے والی خصوصیات رکھتا ہے۔اس کے جیل کو بالوں میں بیس منٹ تک لگائیں اور پھر بعد میں نیم گرم پانی سے سر کو دھو لیں۔اس عمل کے با قاعدہ استعمال سے سر میں موجود پرانی سے پرانی خشکی بھی دور ہو جائے گی۔

ایلو ویرا کا استعمال گنج پن سے نجات

اگر تو آپ گنج پن سے پریشان ہیں تو اور کسی بھی طرح گرتے بالوں کو روکنا چاہتے ہیں تو ایلو ویرا اس مسلے سے نجات دلانے کے لیے بہترین ثابت ہوسکتا ہے۔ایلو ویرا کا استعمال سر کی سطح کو پہنچنے والے نقصان کو روک تھام کر کے ہیئر سیلز کے لیے ایسا صحت مند ماحول تیار کرتا ہے کہ بالوں کی نشوونما بہتر ہو جاتی ہے۔ایلو ویرا ایک جز سیبم کی صفائی بھی کرتا ہے جو بالوں کی جڑوں کو روک کر بالوں کو اگنے سے روکتا ہے۔اس مقصد کے لیے ایلو ویرا کے جیل کی الش اپنے سر پر کریں،

ڈرائے بالوں کے لئے

دو چمچ ایلو ویرا کا جیل، دو چمچ کوکونٹ آئل اور دو چائے کے چمچ کو کوکونٹ پیسٹ بلینڈ کر کے نہانے سے پہلے بالوں میں لگائیں اور پھر بیس منٹ کے بعد سر کو دھولیں۔

پورز کو بند کرنے کے لیے

ایک چائے کا چمچ ایلو ویرا جیل لیں اور اس میں لیموں کا رس چند قطرے ملا کر چہرے پر لگائیں۔اس کے با قاعدہ استعمال سے چہرے کے کھلے پورز بہت جلد بند ہو جائینگے اور چہرے کی رنگت بھی نرم وملایم اور تروتازہ ہو جائے گی۔

کیل مہاسوں کی روک تھام کے لیے

ایلو ویرا کے جیل چہرے پر پڑنے والے کیل مہاسوں کو کا مکمل خاتمہ کرتا ہے اگر اس کا استعمال ملتانی مٹی، لیمو یا عرق گلاب کے ساتھ کیا جائے تو ان مسائل کے ساتھ چہرے کے دوسرے مسائل سے بھی چھٹارا حاصل ہو جائے گا۔

ایلو ویرا اور عرق گلاب کا ایک بہترین فیس ماسک

ایلو ویرا اور عرق گلاب سے تیار کردہ فیس پیک جلد کی تمام اقسام جیسا کہ جلد کا خشک ہونا، چکنی اور حساس جلد کے لیے بہت مفید ہے۔ پیک کو بنانے کا بہت ہی آسان طریقہ ہے۔

ترکیب

ایک پیالی میں تازہ ایلو ویرا کا جیل لیں اور اس میں ایک چائے کا چمچ تازہ عرق گلاب ڈالیں۔دونوں چیزوں کو اچھی طرح مکس کر لیں بہترین نتائج کے لیے ان دونوں چیزوں کو بلینڈر میں ڈال کر چلائیں۔آپکا فیس پیک تیار ہے جو آپکے چہرے کو بہت کم وقت میں چمکدار بنا دے گا۔

پیک کو استعمال کرنے کا طریقہ

فیس پیک کو استعمال کرنے سے پہلے چہرے کو اچھی طرح ایک اچھے فیس واش سے واش کرلیں اور اسکے بعد فیس پیک اپنے چہرے اور گردن پر لگائیں اور بیس منٹ تک لگا چھوڑ دیں۔بیس منٹ بعد اپنا چہرہ ٹھنڈے پانی سے دھولیں۔

بہتر نتائج کے لیے اس عمل کو ہفتے میں دو بار استعمال کریں جس سے جلد کے بہت سارے مسائل سے با آسانی چھٹکارا پایا جا سکتا ہے۔ یہ فیس پیک بڑھتی عمر کے اثرات، ایکنی اور کیل مہاسوں کے نشانات مٹانے، دھوپ سے جھلسی ہوئی جلد کو پھر سے تروتازہ کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

خوبصورت بالوں کے لیے ایلو ویرا کا ماسک

بالوں کا جھڑنا بہت لوگوں میں بہت عام ہے ایلو ویرا میں لیموں کا رس ملا کے لگانے سے بالوں کا جھڑنا کافی حد تک کم ہو جائے گا۔

ایلو ویرا میں ایک انڈا ملا کر لگانے سے یہ بالوں میں ہیئر کنڈیشنر کا کام کرے گا۔

ملتانی مٹی اور ایلو ویرا سے تیار شدہ فیس ماسک

ملتانی مٹی بھی آپکی جلد کی خوبصورتی کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے اور اس کے ساتھ ایلو ویرا کا استعمال آپ کے حسن کو مزید نکھار سکتا ہے۔

فیس پیک کی ترکیب

ایک چائے کا چمچ ملتانی، ایک چائے کا چمچ ایلو ویرا جیل اور ایک چائے کا چمچ عرق گلاب یا ٹھنڈا دودھ لیں اس تمام محلول کو اچھی طرح سے مکس کرتے ہوئے یکجا کرلیں۔ وہ خواتین جنہیں دودھ سے تیار کردہ مصنوعات سے الرجی ہو وہ عرق گلاب کا استعمال کرسکتی ہیں۔

طریقہ استعمال

فیس پیک لگانے سے پہلے چہرہ کسی اچھے فیس واش سے دھولیں اور اس کے بعد فیس پیک اچھے سے چہرے اور گردن پر اپلائی کریں اور پندرہ منٹ تک لگا رہنے دیں۔اس کے بعد چہرہ ٹھنڈے پانی سے دھولیں اس ماسک کے بہترین نتائج کے حصول کے لیے اس عمل کو ہفتے میں دو بار آزمائیں۔

☆☆☆

اخبار سالکاں

11 صفر المظفر کو بسلسلہ گیارویں شریف مرکزی جامعہ چراغیہ گوجرہ میں ماہانہ ختم پاک کا اہتمام کیا گیا۔ اس پروگرام کی صدارت صاحبزادہ حضور پیر سید محمد عثمان المجتبیٰ شاہ صاحب نے فرمائی۔ اس محفل پاک میں علماء کرام اور نعت خواں حضرات نے بھرپور شرکت فرمائی۔

16 رصفر المظفر کو دربار عالیہ چراغیہ والٹن لاہور میں ماہانہ ختم پاک کا اہتمام کیا گیا۔ اس پروگرام کی صدارت صاحبزادہ حضور پیر سید محمد عثمان المجتبیٰ شاہ صاحب نے فرمائی۔ اس محفل پاک میں علماء کرام اور نعت خواں حضرات نے بھرپور شرکت فرمای۔ پروگرام کے اختتام پر صاحبزادہ حضور پیر سید محمد عثمان المجتبیٰ شاہ صاحب نے دعا فرمائی۔ اس پروگرام میں ملک بھر سے تعلق رکھنے والے مریدین نے شرکت کی۔

27 صفر المظفر کو بسلسلہ گیارھویں شریف مراڑہ شریف میں ماہانہ ختم پاک کا اہتمام کیا گیا۔ اس پروگرام کی صدارت صاحبزادہ حضور پیر سید محمد عثمان المجتبیٰ شاہ صاحب نے فرمائی۔ اس محفل پاک میں علماء کرام اور نعت خواں حضرات نے بھرپور شرکت فرمائی۔

☆☆☆

جگر گوشہ حضور قبلہ عالم نما

الحاج پیر سید

محمد ذیشان

المجتبیٰ ضیاء الحسن

شاہ صاحب

مرکزی سجادہ نشین: دربار عالیہ چراغیہ پیر کالونی شریف والٹن کینٹ لاہور